شذرہ حسین
اسسٹنٹ پروفیسر
شعبۂ اردو، سندھ یونی ورسٹی، جام شورو

اردو سندھی لسانی روابط
(ضرب الامثال، کہاوتوں کے تناظر میں)

ABSTRACT

Urdu and Sindhi's linguistic relationship (In perspective of proverbs "Zarb-ul-Amsal" and sayings "Kahawat")
By Shazra Hussain, Assistant Professor, Department of Urdu, University of Sindh, Jamshoroi.

Urdu and Sindhi are Indo-Aryan languages, they have similarities in phonetic system, grammar, vocabulary, script, and literary trends. An important reason for this is the historical, geographical, and cultural similarity of these two languages. The proverbs and sayings of these two languages are very similar, same proverbs, sayings are often used in both languages which shows the historical, cultural, and linguistic similarity of these two languages. These common proverbs, sayings have great importance in the Sociolinguistic study of these two languages. This article traces down the similarity of the Urdu and Sindhi proverbs and sayings.

key words: Sindhi, Urdu , Zarb-ul-Masal, Kahawat, Phonetics, Language, Socio linguistics.

اُردو اور سندھی زبانوں کا تعلق ہند آریائی خاندان سے ہے یہ برصغیر پاک و ہند کی ایسی زبانیں ہیں جن کے صوتی نظام، صرف ونحو، ذخیرۂ الفاظ، رسم الخط اور ادبی روایات میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے اس کا بنیادی سبب ان کی مشترک تاریخ ہے۔ بقول ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی ''ان کی سہ ہزار سالہ بسیط تاریخ نے انھیں اصل، نسل، مذہب، وطن اور تہذیب و تمدن کے گوناگوں رشتوں میں منسلک کر رکھا ہے۔''[(۱)] اردو زبان ہر اس علاقے میں پروان چڑھی جہاں مختلف قومیں سیاسی، معاشرتی سطح پر ایک دوسرے سے اختلاط پذیر ہوئیں۔ عربوں کی حکومت سندھ میں ۷۱۲ء تا ۱۰۲۶ء تک قائم رہی۔ اس اثناء میں سندھ کی مقامی زبان کے ساتھ عربوں کی زبان عربی اور فارسی زبان کا اختلاط ہوا۔ اردو اور سندھی دونوں مسلمانوں کی پرداختہ زبانیں ہیں ان دونوں زبانوں میں مشترک لفظیات کا معتد بہ حصہ عربی، فارسی اثرات کا نتیجہ ہے۔ پہلے فوجی اور سیاسی اصطلاحیں مستعمل ہوئیں پھر انتظامِ حکومت سے متعلق امور اور شعبوں کے نام، اس کے بعد ضروریاتِ زندگی کی چیزیں اور اسی

سلسلے میں ایسی اشیاء جو ہندوستان میں پائی نہیں جاتی تھیں۔ پھل، پھول، میووں، کھانوں، کپڑوں، برتنوں، جواہرات، سواری وغیرہ کے اکثر ناموں کا تعارف ابتداء سندھ کی سرزمین سے ہوا پھر وہ ہندوستان کے دوسرے حصوں میں پہنچے۔ سندھی میں ایسے نام بعض تو بعینہٖ اور بعض قدرے تبدیلی کے ساتھ مروج ہیں جو سندھی کے ساتھ اردو کی قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتے ہیں۔[۲] بقول سید سلیمان ندوی:

> ''مسلمانوں نے جب یہاں قدم رکھا تو اپنے پورے تمدن و معاشرت، ساز و سامان اور اپنی اصطلاحات اور ایجادات کو ساتھ لے کر یہاں وارد ہوئے اور ان سب کے لیے نام، اصطلاحات اور الفاظ بھی اپنے ساتھ لائے اور چوں کہ یہ ہندوستان میں بالکل نئی چیزیں تھیں اس لیے ہندوستان کی بولیوں میں ان کے مرادفات کی تلاش بے کار تھی اور وہی الفاظ ہندوستان میں رائج ہو گئے''۔[۳]

اُردو سندھی کے نظام اصوات میں بڑی یگانگت ہے یہ دونوں زبانیں ایک ہی مورث اعلیٰ کی اولاد و احفاد ہیں ان کے نظام اصوات کے مشترک عناصر کا بڑا حصہ انھیں اپنے آبا و اجداد سے وراثت میں ملا۔ یہ ورثہ ہندی آوازوں پر مشتمل ہے کچھ آوازیں انھوں نے اپنے ارتقائی مراحل میں عربی فارسی سے اخذ کیں اور انھیں اس طرح اپنے اندر جذب کرلیا کہ وہ ان کے نظام اصوات کا جزو لاینفک بن گئیں۔[۴] اردو سندھی کے مشترک حروف کی تعداد ۴۵ ہے جو دونوں زبانوں میں صوتی اعتبار سے یکساں حیثیت کے حامل ہیں۔ اردو سندھی میں مشترک حروف یہ ہیں۔

سندھی	اردو	سندھی	اردو	سندھی	اردو
۱۔ا	ا	۱۶۔د	د	۳۱۔غ	غ
۲۔ب	ب	۱۷۔ڌ	دھ	۳۲۔ف	ف
۳۔ڀ	بھ	۱۸۔ڊ	ڈ	۳۳۔ڦ	پھ
۴۔ت	ت	۱۹۔ڍ	ڈھ	۳۴۔ق	ق
۵۔ٿ	تھ	۲۰۔ذ	ذ	۳۵۔ڪ	ک
۶۔ٽ	ٹ	۲۱۔ر	ر	۳۶۔ک	کھ
۷۔ٺ	ٹھ	۲۲۔ڙ	ڑ	۳۷۔گ	گ
۸۔ث	ث	۲۳۔ز	ز	۳۸۔گھ	گھ
۹۔پ	پ	۲۴۔س	س	۳۹۔ل	ل
۱۰۔ج	ج	۲۵۔ش	ش	۴۰۔م	م

۱۱۔جھ	جھ	۲۶۔ص	ص	۴۱۔ن	ن
۱۲۔چ	چ	۲۷۔ض	ض	۴۲۔و	و
۱۳۔ڇ	چھ	۲۸۔ط	ط	۴۳۔ھ	ہ
۱۴۔ح	ح	۲۹۔ظ	ظ	۴۴۔ء	ء
۱۵۔خ	خ	۳۰۔ع	ع	۴۵۔ي	ی

فارسی کا حرف ''ژ'' سندھی میں نہیں آتا۔ سندھی کے درج ذیل حروف اردو میں نہیں ہیں۔

ٻ ڄ ڃ ڏ ڳ ڱ ڻ ان میں سے تین حروف ڃ، ڱ اور ڻ سندھی اور ہندی میں مشترک ہیں باقی چار حروف ٻ ڄ ڏ ڳ سندھی کے مخصوص حروف شمار ہوتے ہیں بقول ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی ''یہ حروف اپنے ہم جنس حروف (ب، ج، ڈ، گ) سے قریب ہوتے ہوئے بھی ان سے ممتاز ہیں اور موجودہ سندھی حروف کی برادری میں جداگانہ حیثیت کے مالک ہیں۔ ان کی آوازیں اپنے ہم جنس حرف کی آوازوں سے قدرے مختلف ہوتی ہیں لیکن یہ فرق اتنا خفیف اور باریک ہے کہ انتہائی غور وتعمق کے بغیر اس کا ادراک مشکل ہے۔''(۵)

سندھ میں اردو شاعری کے نقوش قدیم زمانے سے ملتے ہیں۔ ارغون اور ترخان دور حکومت میں مرکزی ہندوستان سے سندھ کے مستقل روابط کا اثر زبان وثقافت پر ہوا۔ بعد ازاں سندھ کے مغل دور میں شعر و ادب کی خاص سرپرستی کی گئی جو بالواسطہ اردو کی ترویج میں معاون ثابت ہوئی۔ سندھ میں اردو شاعری کا سراغ گیارھویں صدی ہجری سے ملتا ہے اس حوالے سے ملا عبدالحکیم عطاؔ ٹھٹوی (۱۰۴۰ھ۔ ۱۱۴۰ھ) کا نام ملتا ہے۔ ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ کی کتاب ''سندھ میں اردو شاعری'' سے ظاہر ہوتا ہے کہ سندھ کے شعراء اردو شاعری کے دکنی دور سے ہی اردو شاعری سے واقف تھے اس سلسلے میں میر محمود صابر (۱۱۱۵ھ۔ ۱۱۸۵ھ) کا نام قابل ذکر ہے ان کے ایک شعر میں ولی دکنی کا ذکر ہے جس سے یہ شہادت ملتی ہے کہ بارھویں صدی ہجری میں ولی دکنی کی شہرت گجرات سے سندھ تک پہنچ چکی تھی۔

سن ریختہ ولیؔ کا دل خوش ہوا ہے صابرؔ
حقّا کہ فکرِ روشن ہے انوری کے مانند(۶)

سندھ میں دکن اور دلی کے دوش بدوش اردو شاعری ہوتی رہی۔ ۱۷ویں صدی عیسوی سے قیامِ پاکستان تک سندھ کے کئی اردو شعرا کا ذکر کتابوں میں ملتا ہے ان میں عبدالسبحان فائز ٹھٹوی، سید حیدر الدین کامل، مخدوم محمد معین الدین بیراگی، میر حفیظ الدین، میر علی شیر قانع، روحل فقیر، سچل سرمست، سید ضیاء الدین ضیاء، نواب ولی محمد خان ولی لغاری، خلیفہ نبی بخش خان، میر عبدالحسین سانگی، مرزا قلیچ بیگ، میاں قادر بخش بیدل وغیرہ قابل ذکر ہیں۔ بقول ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی:

''سندھ کے اردو شعرا کا کلام دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کو زبان پر پوری قدرت

حاصل ہے اور زبان کے معاملے میں وہ دکن اور شمالی ہند کے ہم عصر اردو شعرا کا تتبع
کرتے ہیں۔"(۷)

قیامِ پاکستان کے بعد بھی یہ عمل جاری رہا سندھی زبان کے کئی نامور ادیبوں نے اردو میں گراں قدر خدمات سرانجام دی ہیں ان میں ڈاکٹر نبی بخش خاں بلوچ، شیخ ایاز، حسام الدین راشدی، رشید احمد لاشاری، لطف اللہ بدوی، ڈاکٹر محمد ابراہیم خلیل، عبد اللہ خواب، سرور علی سرور، سرشار عقیلی، غلام محمد گرامی، شمشیر الحیدری، تنویر عباسی، مظفر حسین جوش، غلام ربانی آگرو، غلام علی الانا، پروفیسر میمن عبد المجید سندھی وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

اردو سندھی کے لسانی وادبی روابط بہت قدیم ہیں۔دونوں زبانوں میں، حروف تہجی، رسم الخط، ذخیرہ الفاظ اور کئی تحریکات ورجحانات میں یک جہتی ہے ساتھ ہی ساتھ کثیر تعداد میں کہاوتیں، ضرب الامثال، محاورات سندھی کے ساتھ اردو کی قدرمشترک رکھتے ہیں ان دونوں زبانوں میں نسلی، وطنی تہذیبی، ادبی تعلق پایا جاتا ہے جس کا ایک اظہار مشترک کہاوتیں، محاورے اور ضرب الامثال ہیں۔ کہاوت ہندی اور ضرب المثل عربی زبان کا لفظ ہے۔ اردو لغت (تاریخی اصول پر) میں ضرب المثل اور کہاوت کی تعریف ان الفاظ میں بیان کی گئی ہے:

ضرب المثل: "وہ قول یا جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو کہاوت"(۸)

کہاوت: "کسی واقعے یا قصے وغیرہ کا نتیجہ جو لگے بندھے الفاظ میں بطور مثال بیان کیا جائے، کوئی فقرہ، مصرع یا مقولہ جو بطور نظیر زبان زد اور مشہور ہو مثل، ضرب المثل"(۹)

ضرب المثل کا تعلق بالخصوص تعلیم یافتہ یا اعلیٰ تعلیم یافتہ طبقے سے ہے جب کہ کہاوت کا تعلق عوام یا پورے سماج سے ہوتا ہے۔(۱۰) کہاوتیں، ضرب الامثال قوموں کی تاریخ اور ان کی تہذیب وتمدن پر روشنی ڈالتے ہیں۔ اگر ہم سندھی اور اردو کہاوتوں، ضرب الامثال کا مطالعہ کریں تو اندازہ ہوتا ہے کہ ان دونوں زبانوں کا آپس میں گہرا رشتہ ہے ان دونوں زبانوں میں بکثرت یکساں ضرب الامثال اور کہاوتیں مستعمل ہیں۔ ذیل میں ان دونوں زبانوں میں اشتراک کا ایک پہلو ضرب الامثال، کہاوتوں کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔

ضرب الامثال، کہاوتیں

۱۔ اٽي جو ڏيئو گهر ڪائينس ڪُوئا ٻاهر ڪائينس ڪانو۔(۱۱)
آٹے کا چراغ گھر رکھوں چوہا کھائے باہر دھروں تو کوا لے جائے۔(۱۲)

۲- اٺ پڇي ته هميشه رڻ منهن ڪري۔ (پهاڪاتي لغت: ص۳۶)
اونٹ جب بھاگتا ہے تو پچھّم کو۔(۱۳)

۳- اُٺ پوڙهو ٿيو ته به مٺ نه سکيو (پهاڪاتي لغت: ص۳۶)

اونٹ بڈھا ہوگیا پر موتنا نہ آیا۔ (اردو لغت: ص ۱۰۶۶، جلد ۱)

۴۔اٺ جبل هيان لنگهي تڏهن پاڻ کان وڏي جي خبر پويس۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۳۷)

اونٹ جب پہاڑ کے نیچے آتا ہے تو آپ کو سمجھتا ہے۔ (اردو لغت، ص ۱۰۶۶، جلد ۱)

۵۔اٺ چڙهي جُتي گهري۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۳۸)

اونٹ□ چڑھے بونٹ مانگے۔ (اردو لغت، ص ۱۰۶۶، جلد ۱)

۶۔اُٺ ڙي اُٺ تُنهجي ڪهڙي ڪَل سڌي؟ (ڀاڪاتي لغت: ص ۳۸)

اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی (اردو لغت، ص ۱۰۶۷، جلد ۱)

۷۔اڄ جو واڻيو سڀاڻي جو سيٺ۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۳۹)

آج کے بنیے کل کے سیٹھ۔ (اردو لغت، ص ۱۰۳، جلد ۱)

۸۔اڄ مري ته سڀاڻي ٻيو ڏينهن ٿئي۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۳۹)

آج مرے کل دوسرا دن۔[۱۴]

۹۔اڌ کي ڇڏي سڄي پٺيان ڊُڪي تنهن جو اڌ به وڃي۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۴۲)

جو آدھی کو چھوڑ کر ساری کو جاوے تو پھر ساری ملے نہ آدھی پاوے۔[۱۵]

۱۰۔اسان جي ٻلي اسان سان مياؤن. (ڀاڪاتي لغت: ص ۴۳)

ہماری بلی اور ہمیں سے میاؤں۔[۱۶]

۱۱۔اڪيلو ماڻهو نه کلندو سونهي نه روئيندو سونهي۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۴۴)

اکیلا نہ ہنستا بھلا نہ روتا۔ (اردو لغت، ص ۶۷۱، جلد ۱)

۱۲۔الله جي لٺ ٻي آوازآهي۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۴۸)

اللہ کی لاٹھی میں آواز نہیں۔ (اردو لغت، ص ۶۹۸، جلد ۱)

۱۳۔انڌن ۾ ڪاڻو راجا۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۵۰)

اندھوں میں کانا راجا۔ (اردو لغت، ۹۳۴، جلد ۱)

۱۴۔انڌو ريوڙيون ورهائي ڦري ڦري پنهجن کي ڏي۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۵۰)

اندھا بانٹے ریوڑی اپنوں ہی کو دے۔ (اردو لغت، ص ۹۲۹، جلد ۱)

۱۵۔انڌو هاٿي، لشڪر جو زيان۔ (ڀاڪاتي لغت: ص ۵۰)

اندھا ہاتھی اپنی ہی فوج کو مارے۔ (اردو لغت، ص ۹۳۱، جلد ۱)

۱۶۔انڌي اڳيان روئڻ اکين جو زيان۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۵۰)

اندھے کے آگے رونا اپنی آنکھیں کھونا۔ (اردو لغت، ص ۹۳۶، جلد ۱)

۱۷۔ انڌي جي جوءِ جو الله واهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۵۱)

اندھے کی جورو کا اللہ بیلی۔ (اردو لغت، ص؛ ۹۳۵، جلد ۱)

۱۸۔انڌير نگري چرپٽ راجا، ٽڪي سير ڀاڄي ٽڪي سير کا جا۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۵۱)

اندھیر نگری چوپٹ راجا، ٹکے سیر بھاجی ٹکے سر کھاجا۔(اردو لغت، ص ۹۳۸، جلد ۱)

۱۹۔اياڻو چوي،سياڻو ويچاري۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۵۷)

نادان بات کرے، دانا قیاس کرے۔ (۱۷)

۲۰۔آپ ڪاج مها ڪاج۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۳۰)

آپ کاج مہا کاج۔ (اردو لغت، ص ۵۹، جلد ۲)

۲۱۔آسمان تان ڪريو، ڪجيءَ ۾ اٽڪيو۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۳۱)

آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ (اردو لغت، ص ۲۰۵، جلد ۲)

۲۲۔باندر جي ڳچي ۾ موتين جي مالها۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۶۰)

بندر کے گلے میں موتیوں کی مالا۔ (جامع الامثال، ص ۸۰)

۲۳۔ٻڪري کير ڏي ڦولهڙين گاڏڙ۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۷۲)

بکری نے دودھ دیا، وہ بھی مینگنیوں بھرا۔ (اردو لغت، ص ۱۱۹۶، جلد دوم)

۲۴۔ٻليءَ کي خواب ۾ ڇيڇڙا۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۷۳)

بلی کے خواب میں چھچھڑے۔ (اردو لغت، ص ۱۲۷۴، جلد ۲)

۲۵۔ٻليءَ ڀاڳين ڇڪو ٽٽو۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۷۳)

بلی کے بھاگوں چھینکا ٹوٹا۔ (اردو لغت، ص ۱۲۷۴، جلد ۲)

۲۶۔ٻلي وڙهي ته ٻه پنجو پنهنجي منهن تي رکي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۷۳)

بلی بھی لڑتی ہے تو منھ پر پنجہ رکھ لیتی ہے۔ (اردو لغت، ص ۱۲۷۴، جلد ۲)

۲۷۔تلوار جو ڦٽ ڇٽي وڃي زبان جو ڦٽ نه ڇٽي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۸۳)

تلوار کا زخم بھر جاتا ہے بات کا نہیں بھرتا۔ (۱۸)

۲۸۔تون ٻه راڻي مان ٻه راڻي ڪير ڀريندو پنگهٽ تي پاڻي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۸۴)

توبھی رانی میں بھی رانی کون بھرے پنگھٹ پر پانی۔ (جامع الامثال، ص ۱۲۶)

۲۹۔تيليءَ جو تيل ٻري، مشعا لچي مفت ڪُڙهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۸۵)

تیلی کا تیل جلے مشعلچی مفت کڑھے۔ (اردو لغت، ص ۸۴۰، جلد ۵)

۳۰۔پاڻ کائي ٻڌائي ٻلي. (ڀهاڪاتي لغت: ص ۹۳)

آپ کھائے بلی کو بتائے۔ (اردو لغت، ص ۶۲، جلد ۲)

۳۱۔پڙهي فارسي وڪڻي تيل، ڏسو يارو قسمت جو کيل۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۹۷)

پڑھیں فارسی بیچیں تیل، یہ دیکھو قدرت کے کھیل۔[19]

۳۲۔پنج ئي آڱريون برابر نہ آهن۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۹۹)

پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔ (اردو لغت، ص ۴۶۹، جلد ۳)

۳۳۔جنهن جو کائجي، تنهن جو ڳائجي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱۱)

جس کا کھایئے اسی کی گایئے۔ (اردو لغت، ص ۶۱۲، جلد ۲)

۳۴۔جنهن کي رب رکي، تنهن کي ڪير چکي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱)

جسے اللہ رکھے، اسے کون چکھے۔ (اردو لغت، ص ۷۰۶، جلد ۶)

۳۵۔جهڙو ديس تهڙو ويس۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱۴)

جیسا دیس ویسا بھیس۔[20]

۳۶۔جهڙوراجا تهڙي پر جا۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱۴)

جیسا راجا ویسا پرجا۔ (اردو لغت، ص ۵۵، جلد ۷)

۳۷۔جهڙي ڪرڻي تهڙي ڀرڻي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱۵)

جیسی کرنی ویسی بھرنی۔ (اردو لغت، ص ۵۸، جلد ۷)

۳۸۔جهي نيت تهي مراد۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۱۵)

جیسی نیت ویسا پھل۔ (اردو لغت، ص ۵۸، جلد ۷)

۳۹۔چمڙي جي گهر ويا مهمان، چوي اسين پيا لٽڪون اوهان بہ لٽڪو۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۲۸)

چمگادڑ کے گھر مہمان آئے، ہم بھی لٹکیں تم بھی لٹکو۔ (جامع الامثال، ص ۱۷۵)

۴۰۔چمڙي وڃي دمڙي نہ وڃي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۲۹)

چمڑی جائے، دمڑی نہ جائے۔ (اردو لغت، ص ۵۷۶، جلد ۷)

۴۱۔ چورجي ڏاڙهيءَ ۾ ڪَکُ۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۲۹)

چور کی داڑھی میں تنکا۔ (اردو لغت، ص ۶۸۷، جلد ۷)

۴۲۔ چور جي ماء روئي ڪنڊ ۾. (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۳۰)

چور کی ماں کونے میں منہ دے کر روتی ہے۔ (جامع الامثال، ص ۱۷۸)

۴۳۔ چور کي چوي چوري ڪر، ساڌ کي چوي گهر توقرجَئي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۲۹)

چور سے کہے تو چوری کر، سادھ سے کہے تیرا گھر لٹا۔ (جامع الامثال، ص ۱۷۸)

۴۴۔ درزي جي سُئي ڪڏهن ٽاٽ ۾ ته ڪڏهن بخمل ۾. (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۴۱)

درزی کی سوئی کبھی ٹاٹ میں، کبھی کمخواب میں۔ (جامع الامثال، ص ۲۰۱)

۴۵۔ ڍنڍورو شهر ۾ ڇوڪرو بغل ۾. (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۵۷)

ڈھنڈورا شہر میں لڑکا بغل میں۔ (۲۱)

۴۶۔ ڌوٻيءَ جو ڪتو نه گهر جو نه گهاٽ جو۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۴۷)

دھوبی کا کتا گھر کا نہ گھاٹ کا۔ (اردو لغت، ص ۱۴، جلد ۱۰)

۴۷۔ ڌوٻي جي گهر پيا چورَ هُونه مُنو مُنا اور۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۴۷)

دھوبی کے گھر پڑا چور وہ نہ لُٹا، لٹے اور۔ (اردو لغت، ص ۱۴، جلد ۱۰)

۴۸۔ ڏائڻ ڪائي ته وات ڳاڙهو، نه ڪائي ته به وات ڳاڙهو۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۵۰)

ڈائن کھائے تو منہ لال، نہ کھائے تو منہ لال۔ (اردو لغت، ص ۹۱، جلد ۱۰)

۴۹۔ ڍڳي کي پنهجا سنگ ڳرا ڪونه لڳندا آهن۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۵۷)

گائے کو اپنے سینگھ بھاری نہیں ہوتے۔ (اردو لغت، ص ۸۵۵، جلد ۱۵)

۵۰۔ رَهو حلال، بوٽيون حرام۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۶۴)

شوربا حلال، بوٹی حرام۔ (۲۲)

۵۱۔ رهي درياءَ جي پرِ تي، وجهي واڳونُ سان وير۔ (۲۳)

دریا میں رہنا اور مگرمچھ سے بیر۔ (۲۴)

۵۲۔ زبان ئي گهوڙي تي سوار ڪرائي، زبان ئي سِرُ وڍائي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۶۵)

زبان ہی ہاتھی پر چڑھاوے، زبان ہی سر کٹاوے۔ (۲۵)

۵۳۔ سانوڻ جي انڌي کي هر وقت ساوڪ نظر ايندي آهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۱۶۷)

ساون کے اندھے کو ہرا ہی ہرا نظر آتا ہے۔ (اردو لغت، ص ۳۸۳، جلد ۱۱)

۵۴۔سُکن سان گڏ آلا بہ ٻريو وڃن۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۷۴)

گیلے سوکھے دونوں جلتے ہیں۔ (جامع الامثال، ص ۳۵۰)

۵۵۔سئو ڌڪ سونار جا، هڪ ڌڪ لوهر جو۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۷۷)

سُونار کی اک لہار کی۔ (اردو لغت، ص ۱۰۱، جلد ۱۲)

۵۶۔سو ڏينهن چور جا، هڪڙو ڏينهن ساڌ جو۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۷۷)

سو دن چور کے ایک دن سادھ کا۔ (اردو لغت، ص ۱۰۱، جلد ۱۲)

۵۷۔شينهن ۽ ٻڪري هڪ گهاٽ تي پاڻي پيئندا آهن۔(پهاڪاتي لغت: ص ۱۸۳)

شیر بکری ایک گھاٹ پانی پیتے ہیں۔ (اردو لغت، ص ۷۹۲، جلد ۱۲)

۵۸۔علت وڃي عادت نہ وڃي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۸۸)

علت جائے، عادت نہ جائے۔ (اردو لغت، ص ۴۹۰، جلد ۱۳)

۵۹۔غريب جي جوءِ هر ڪنهن جي ڀاڄائي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۱)

غریب کی جورو سب کی بھابھی۔ (اردو لغت، ص ۶۸۰، جلد ۱۳)

۶۰۔غريبن رکيا روزا تہ ڏينهن بہ وڏا ٿيا۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۱)

غریبوں نے روزے رکھے دن بڑے ہو گئے۔ (اردو لغت، ص ۶۸۱، جلد ۱۳)

۶۱۔ڦڙيءَ ڦڙي ۽ تلاءُ۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۹۲)

قطرہ قطرہ دریا ہو ہی جاتا ہے۔ (۲۶)

۶۲۔ڪاڻي جي وهانو ۾ سوسو نکٽ۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۱۹۷)

کانے کے بیاہ کو سو سو جوکھوں۔ (اردو لغت، ص ۶۰۸، جلد ۱۴)

۶۳۔ ڪاڻي وٽي بہ ڪانہ، ڪاڻيءَ بناسري بہ ڪانہ۔(پهاڪاتي لغت: ص ۱۹۷)

کانا مجھے سہائے نہیں اور کانے بن بھائے نہیں۔ (اردو لغت، ص ۵۷۸، جلد ۱۴)

۶۴۔ڪتي جو پڇ ٻارنهن مهينا نڙ ۾ وجهہ تہ بہ ڏنگي جو ڏنگو۔(پهاڪاتي لغت: ص ۱۹۹)

کتے کی دم کو بارہ برس نا کی میں رکھا پھر بھی ٹیڑھی کی ٹیڑھی۔ (اردو لغت، ص ۶۷۸، جلد ۱۴)

۶۵۔ڪٿي راجا ڀوڄ، تہ ڪٿي گنگو تيلي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲۰۱)

کہاں راجا بھوج اور کہاں گنگا تیلی۔ (اردو لغت، ص ۴۵۰، جلد ۱۵)

٦٦۔کوھ جي مٽي کوھ کي لڳي۔ (پهاڪاتي لغت: ص۲۲۱)

کنویں کی مٹی کنویں کو لگتی ہے۔ (جامع الامثال، ص۳۱۹)

٦٧۔کير جو ڪاٽيل جھَڻ ڦو ڪي پيئي۔ (پهاڪاتي لغت: ص۲۲۱)

دودھ کا جلا چھاچھ کو پھونک پھونک پیتا ہے۔ (اردو لغت، ص ٦٦٢، جلد ۹)

٦٨۔گدرو ڪري ڪاتي تي، ته به گدري جو ڪو، جي ڪاتي ڪري گدري تي ته به گدري جو ڪو۔

(پهاڪاتي لغت: ص ۲۲۳)

خربوزہ چھری پر گرے تو خربوزے کا ضرر اور چھری خربوزے پر گرے تو خربوزے کا ضرر۔ (۲۷)

٦٩۔گدڙ ڊاک نه پڄي، آکي ٿُو کٽا۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲۲۳)

گیدڑ اچھلا اچھلا جب انگور کے خوشے تک نہ پہنچا تو کہا اخ تھو۔ (۲۸)

۷۰۔گدڙ کي ڪُٽي ڪٽي ڳوٺ طرف ڀڄي۔ (پهاڪاتي لغت: ص۲۹)

گیدڑ کی کمبختی آتی ہے تو شہر کی طرف بھاگتا ہے۔ (اردو لغت، ص۷۷۳، جلد ١٦)

۷۱۔ڳڙ سان مري ته زهر ڇو ڏجيس۔ (پهاڪاتي لغت: ص۲۹۹)

گڑ سے مرے تو زہر اسے کیوں دیں۔ (اردو لغت، ص ۷۴، جلد ١٦)

۷۲۔گھوٽ ڪنوار راضي ته ڇا ڪندو قاضي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲۳۵)

میاں بیوی راضی کیا کرے گا قاضی۔ (۳۰)

۷۳۔لوھ کي لوھ ڪٽيندو آھي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲۴۳)

لوہے کو لوہا کاٹتا ہے۔ (۳۱)

۷۴۔مارڻ واري کان بچائڻ وارو وڏو آھي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲۴۴)

مارنے والے سے جلانے والا بڑا ہے۔ (اردو لغت، ص ١٦۹، جلد ١۷)

۷۵۔مٿو ڪوڙائيندي ئي ڳڙا وسيا۔ (پهاڪاتي لغت: ص۲۴۹)

سر منڈواتے ہی اولے پڑے۔ (اردو لغت، ص ٦۸۲، جلد ١١)

۷٦۔نادان دوست کان دانا دشمن ڀلو۔ (۳۲)

نادان دوست سے دانا دشمن بھلا۔ (جامع الامثال، ص ۳۸۴)

۷۷۔نانگ به مري لٺ به نه ڀڄي۔ (پهاڪاتي لغت: ص ۲٦۴)

سانپ بھی مرے اور لاٹھی نہ ٹوٹے۔ (اردو لغت، ص ۳۵٦، جلد ١١)

۷۸۔ نانگ جو ڪکيو پاڻي ڪو نہ گهرندو آهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۶۴)
سانپ کا کاٹا پانی نہیں مانگتا۔ (اردو لغت، ص ۳۵۷، جلد ۱۱)

۷۹۔ نانگ جو کاڌل نوڙيءَ کان بہ ڏڄندو آهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۶۵)
سانپ کا کاٹا رسّی سے ڈرتا ہے۔ (اردو لغت، ص ۳۵۷، جلد ۱۱)

۸۰۔ نانيءَ سان ناناڻ جون ڳالهيون۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۶۶)
نانی کے آگے ننھیال کی باتیں۔ (اردو لغت، ص ۲۰۷، جلد ۳)

۸۱۔ ويا سون نمازون بخشائڻ روزا بہ گلي پئجي ويا۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۸۳)
گئے تھے نماز بخشوانے روزے گلے پڑ گئے۔ (اردو لغت، ص ۳۶۶، جلد ۱۶)

۸۲۔ هاٿي جا ڏند کائڻ جا ٻيا ڏيکارڻ جا ٻيا۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۸۴)
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور۔ (۳۳)

۸۳۔ هٿ جي ڪنگڻ لاءِ ڪهڙي آرسي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۸۶)
ہاتھ کنگن کو آرسی کیا۔ (اردو لغت، ص ۵۲۵، جلد ۲۱)

۸۴۔ هڪ ڪني مڇي سڄي تلاءَ کي گندو ڪندي آهي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۹۳)
ایک مچھلی سارے تالاب کو گندہ کرتی ہے۔ (اردو لغت، ص ۱۱۴۶، جلد ۱)

۸۵۔ يار اهو جو اوکيءَ ويل ڪم اچي۔ (ڀهاڪاتي لغت: ص ۲۹۸)
دوست وہ جو وقت پہ کام آئے۔ (اردو لغت، ص ۴۰۵، جلد ۹)

مشتے نمونہ از خروارے اردو سندھی میں مشترک کہاوتوں، ضرب الامثال کی چند مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ کہاوت، ضرب المثل مطالب و معانی کی توضیح و تشریح اور ابلاغ و افہام میں نہایت اہمیت کے حامل ہیں۔ یہ نفسیاتی، سماجی، فکری، تہذیبی، تاریخی تجربات اور ان پر رونما ہونے والے مظاہر اور رویوں کے عکاس ہیں۔ یہ کسی فرد، سماج یا ملک کی ملکیت نہیں ہوتے بلکہ پوری دنیا کے انسانوں کی مشترک ملکیت ہیں کیوں کہ ان کی تشکیل و ترتیب میں سب نے اپنی زندگی کے تجربات سے مدد کی ہے۔ الگ الگ زبانوں میں یکساں خیالات، مفہوم کے حامل ضرب الامثال، کہاوتوں کا اشتراک ایک زبان پر دوسری زبان کے اثرات، انسانی تجربات، زندگی کے حقائق، تضادات میں یکسانیت اور مشترک اقدار کی وجہ سے ہے نیز جغرافیائی، تاریخی، تہذیبی اور ادبی اشتراک بھی اس کا اہم سبب ہے۔ کسی بھی زبان کی فراخ دامنی میں ضرب الامثال، کہاوتوں کا بہت دخل ہوتا ہے۔ یہ اجتماعی زندگی کا بہترین مرقع ہیں کیوں کہ ان میں اس میں معاشرے کی پوری ذہنیت اور شخصیت رچی بسی ہوتی ہے۔ تاریخی، تہذیبی اور لسانی اعتبار سے اردو اور سندھی زبانیں کئی جہتوں سے قریب تر ہیں۔ کثیر تعداد میں ضرب الامثال، کہاوتیں

دونوں زبانوں میں بعینہ موجود ہیں۔ اس بات سے قطع نظر کہ یہ کہاوتیں، ضرب الامثال اصل میں کس زبان کے ہیں اس مطالعے کا مقصد اس حقیقت کو اجاگر کرنا ہے کہ سندھی اور اردو میں ضرب الامثال، کہاوتوں کا مشترک ذخیرہ دونوں زبانوں کے تاریخی، تہذیبی، لسانی اشتراک اور سندھی زبان کی اردو سے یک جہتی کا بین ثبوت ہے۔ زیرِ بحث دونوں زبانوں کے سماجی لسانی (Socio Linguistics) مطالعے میں یہ مشترک ذخیرہ یقیناً بہت اہمیت کا حامل ہے۔

حواشی

(۱) ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، اردو سندھی کے لسانی روابط (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء)، ص ۶۱
(۲) ڈاکٹر شاہدہ بیگم، سندھ میں اردو (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۸۰ء)، ص ۹۰
(۳) سید سلیمان ندوی، نقوش سلیمانی (کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۶۷ء)، ص ۳۰
(۴) ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، محولہ بالا، ص ۱۴۲
(۵) ایضاً، ص ۱۳۱
(۶) ڈاکٹر نبی بخش خان بلوچ، سندھ میں اردو شاعری (لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۸ء) ص ۲۴
(۷) ڈاکٹر شرف الدین اصلاحی، محولہ بالا، ص ۹۰
(۸) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۱ء)، جلد ۱۳، ص ۱۴
(۹) ایضاً، (کراچی، اردو لغت بورڈ، ۱۹۹۳ء)، جلد ۱۵، ص ۴۵۵
(۱۰) شریف احمد قریشی، اردو کہاوتیں (جہلم: بک کارنر، ۲۰۱۶ء) ص ۴۱
(۱۱) ڈاکٹر شمس الدین عرسانی (مرتبہ)، اوسر پہاکاتی لغت (حیدرآباد: اوسر اشاعتانو، ۲۰۱۵ء)، ص ۳۶
(۱۲) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۱ء)، جلد ۳، ص ۹۳
(۱۳) ایضاً، ۱۹۷۷ء، جلد ۱، ص ۱۰۶۶
(۱۴) ایضاً، جلد ۲، ۱۹۷۹ء، ص ۱۰۳
(۱۵) ایضاً، جلد ۶، ۱۹۸۴ء، ص ۸۵۳
(۱۶) ایضاً، جلد ۲۲، ۲۰۱۰ء، ص ۱۴۸
(۱۷) وارث سرہندی (مرتبہ)، جامع الامثال (اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء) ص ۳۷۴
(۱۸) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۳ء)، جلد ۵، ص ۴۹۷
(۱۹) ایضاً، جلد ۴، ۱۹۸۲ء، ص ۲۸
(۲۰) ایضاً، جلد ۷، ۱۹۸۶ء، ص ۵۵
(۲۱) ایضاً، جلد ۱۰، ۱۹۹۰ء، ص ۲۴۳
(۲۲) ایضاً، جلد ۱۲، ۱۹۹۱ء، ص ۲۶۷
(۲۳) دیوان کیول رام سلامت رائے آڈوانی، گل شکر (جام شورو: سندھی ادبی بورڈ، ۲۰۱۹ء) ص ۱۹۸

(۲۴) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۱۹۸۸ء)، جلد ۹، ص ۱۷۷

(۲۵) ایضاً، جلد ۱۱، ۱۹۹۰ء، ص ۴۴

(۲۶) ایضاً، جلد ۱۴، ۱۹۹۲ء، ص ۲۸۶

(۲۷) ایضاً، جلد ۸، ۱۹۸۷ء، ص ۵۲۲

(۲۸) ایضاً، جلد ۱۶، ۱۹۹۴ء، ص ۳۷۶

(۲۹) ڈاکٹر روی پرکاش ٹیکچندانی، سنڌي پهاڪا: لسانياتي سماجي ثقافتي اياس (ہندی سے سندھی میں ترجمہ) مترجم پُھلومل میگھواڑ، (حیدر آباد: سندھی لینگویج اتھارٹی، ۲۰۱۷ء)، ص ۳۱۶

(۳۰) مہذب لکھنوی (مرتبہ)، مہذب اللغات، (لکھنؤ: نامی پریس، ۱۹۸۲ء)، جلد ۱۳، ص ۳۴

(۳۱) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۰ء)، جلد ۱۷، ص ۲۰

(۳۲) ڈاکٹر عبدالکریم سندیلو، پهاڪن جي پاڙ، (جام شورو: سندھی ادبی بورڈ، ۲۰۱۸ء)، ص ۹۲

(۳۳) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، (کراچی: اردو لغت بورڈ، ۲۰۰۷ء)، جلد ۲۱، ص ۵۶۲

ماخذ:

(۱) اصلاحی، شرف الدین، ڈاکٹر، اردو سندھی کے لسانی روابط، اسلام آباد: مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۷ء

(۲) آڈوانی، کیولرام سلامت رائے، دیوان، گل شکر، جام شورو: سندھی ادبی بورڈ، ۲۰۱۹ء

(۳) بیگم، شاہدہ، ڈاکٹر، سندھ میں اردو، کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۸۰ء

(۴) ٹیکچندانی، روی پرکاش، ڈاکٹر، سنڌي پهاڪا لسانياتي □ سماجي ثقافتي اياس، مترجم پھلومل میگھواڑ، حیدر آباد: سندھی لینگویج اتھارٹی، ۲۰۱۷ء

(۵) خان، نبی بخش بلوچ، ڈاکٹر، سندھ میں اردو شاعری، لاہور: مجلس ترقی ادب، ۱۹۷۸ء

(۶) سرہندی، وارث (مرتبہ) جامع الامثال، اسلام آباد، مقتدرہ قومی زبان، ۱۹۸۶ء

(۷) سندیلو، عبدالکریم، ڈاکٹر، پهاڪن جي پاڙ، جام شورو: سندھی ادبی بورڈ، ۲۰۱۸ء

(۸) عرسانی، شمس الدین، ڈاکٹر، اوسر پهاڪاتي لغت، حیدر آباد: اوسر اشاعتانو، ۲۰۱۵ء

(۹) قریشی، شریف احمد، ڈاکٹر، اردو کہاوتیں، جہلم: بک کارنر، ۲۰۱۶ء

(۱۰) لکھنوی، مہذب، مہذب اللغات، جلد ۱۳، لکھنو: نامی پریس، ۱۹۸۲ء

(۱۱) ندوی، سید سلیمان، نقوش سلیمانی، کراچی: اردو اکیڈمی سندھ، ۱۹۶۷ء

لغات:

(۱) اردو لغت (تاریخی اصول پر)، جلد ۱، کراچی: ترقی اردو بورڈ، ۱۹۷۷ء

(۲) ______، جلد ۲، ۱۹۷۹ء، ______

(۳) ______، جلد ۳، ۱۹۸۱ء، ______

(۴) ______، جلد ۴، ۱۹۸۲ء، ______

(۵) ______، جلد ۵، ۱۹۸۳ء، ______

(۶) ______، جلد ۶، ۱۹۸۴ء، ______

(۷) ______، جلد ۷، ۱۹۸۶ء، ______

(۸) ______، جلد ۸، ۱۹۸۷ء، ______

(۹) ______، جلد ۹، ۱۹۸۸ء، ______

(۱۰) ______، جلد ۱۰، ۱۹۸۹ء، ______

(۱۱) ______، جلد ۱۱، ۱۹۹۰ء، ______

(۱۲) ______، جلد ۱۲، ۱۹۹۱ء، ______

(۱۳) ______، جلد ۱۳، ______، ______

(۱۴) ______، جلد ۱۴، ۱۹۹۲ء، ______

(۱۵) ______، جلد ۱۵، ۱۹۹۳ء، ______

(۱۶) ______، جلد ۱۶، ۱۹۹۴ء، ______

(۱۷) ______، جلد ۱۷، ۲۰۰۰ء، ______

(۱۸) ______، جلد ۲۱، ۲۰۰۷ء، ______

(۱۹) ______، جلد ۲۲، ۲۰۱۰ء، ______